عنوان: سرکاری مقرر کردہ نرخ سے زائد قیمت پر چیز کو فروخت کرنا		
کتاب: بیع	باب: باطل، فاسد، مکروہ	فصل:۔
فتوی نمبر:545	تاریخ :10 ربیع الاول1448ھ / 24اگست 2026ء	

سؤال: کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ چنے کی دال کا بازار میں جو عام ریٹ چل رہا ہے تقریبا 280روپے فی کلو اب ایک دکاندار ہے اس کے پاس اگر کوئی گاہک آتا ہے اور وہ ایک کلو مانگتا ہے یا آدھا کلو مانگتا ہے تو وہ دکاندار 280 کے حساب سے کلو یا آدھا کلو دے دیتا ہے لیکن عام طور پر ایسا ہوتا ہے کہ گاہک 50 روپے کا یا 20 روپے کا یا 30 روپے کا دال مانگتا ہے تو پھر اس صورت میں دکاندار اس دال کی قیمت 300 روپے یا 310 روپے لگاتا ہے کیونکہ دکاندار کا کہنا ہے کہ اگر میں 50 50 روپے کا یا 30 30 روپے کا تول کر 280 کے حساب سے کلو دیتا رہوں تو اس میں میرا نقصان ہے اور ساتھ میں 20 یا 30 روپے دال کے ساتھ شاپر کا خرچہ بھی آئے گا۔ تو کیا بازار کی قیمت سے زیادہ کا ریٹ لگا کر 310 کے حساب سے دال بیچنا جائز ہے یا نہیں ؟ جبکہ گاہک کے ذہن میں یہ ہو کہ مجھے مارکیٹ کے ریٹ کے حساب سے ہی دال دے رہا ہے اور دونوں کے درمیان ریٹ کی وضاحت نہ ہوئی ہو۔

دار الافتاء مدرسہ عارف العلوم (ٹرسٹ) ایس ٹی ۱۱، میٹروول ۲، اسکیم ۳۳ گلشن اقبال، کراچی

الجواب حامداًو مصلیاًو مسلما

واضح رہے کہ شریعت مطہرہ نے اشیاء کی قیمتوں کا تعین بیچنے والے اور خریدنے والے کی باہمی رضامندی پر موقوف رکھا ہے، ہر شخص اپنے مملوکہ مال کو ظلم وزیادتی کئے بغیر جس قیمت پر بھی فروخت کرنا چاہے اس کو شرعاً اختیار حاصل ہے، عام حالات میں حکومت کو کسی بھی چیز کی قیمت مقرر کر کے مالک کو اس قیمت پر اپنی چیز فروخت کرنے پر مجبور کرنا جائز نہیں ہے۔ تاہم اگر تاجروں کی اجارہ داریوں اور عوام پر ظلم وزیادتی کی وجہ سے حکومت دیانتداری کے ساتھ ماہرین کے مشورے سے چیزوں کی ایسی قیمت مقرر کر دیتی ہے جس میں عوام اور تاجر دونوں میں سے کسی کا نقصان نہ ہو تو حکومت کو شرعاً اس کا اختیار حاصل ہے، اور پھر اس کی خلاف ورزی کرنا جائز نہیں ہے۔

صورت مسؤلہ میں اگر چنے کی دال کے سرکاری نرخ مقرر شدہ ہیں اور حکومت نے تاجروں کو اسی ریٹ پر فروخت کرنے کا پابند کیا ہوا ہے اور زائد فروخت کرنے پر جرمانہ بھی عائد کیا جاتا ہے ،تو دوکاندار کو مقررہ نرخ پر دال بیچنا لازم ہے،یعنی اگر مقرر شدہ قیمت 280 روپے طے

ہے اور حکومت دوکاندار کو 280 روپے کے حساب سے فروخت کرنے کو ضروری قرار دیتی ہے تو ایسی صورت میں دوکاندار کو 280 روپے کے حساب سے فروخت کرنا لازم ہے، چاہے خریدار دال کم خریدے یا زیادہ اور زائد قیمت پر فروخت کرنا قانوناً جرم ہونے کی وجہ سے ناجائز ہے، تاہم اگر کسی دوکاندار نے زائد قیمت پر دال فروخت کردی تو اس کو حرام نہیں کہا جائیگا۔

فتاوی شامی میں ہے:

(وَلَا يُسَعِّرُ حَاكِمٌ) لِقَوْلِهِ عليه الصلاة والسلام «لَا تُسَعِّرُوا فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّازِقُ» (إلَّا إذَا تَعَدَّى الْأَرْبَابُ عَنْ الْقِيمَةِ تَعَدِّيًا فَاحِشًا فَيُسَعِّرُ بِمَشُورَةِ أَهْلِ الرَّأْيِ)

(قَوْلُهُ بِمَا تَجِبُ) فَحِينَئِذٍ بِأَيِّ شَيْءٍ بَاعَهُ يَحِلُّ زَيْلَعِيٌّ. وَظَاهِرُهُ أَنَّهُ لَوْ بَاعَهُ بِأَكْثَرَ يَحِلُّ وَيَنْفُذُ الْبَيْعُ وَلَا يُنَافِي ذَلِكَ مَا ذَكَرَهُ الزَّيْلَعِيُّ وَغَيْرُهُ مِنْ أَنَّهُ لَوْ تَعَدَّى رَجُلٌ وَبَاعَ بِأَكْثَرَ أَجَازَهُ الْقَاضِي، لِأَنَّ الْمُرَادَ أَنَّ الْقَاضِيَ يُمْضِيهِ وَلَا يَفْسَخُهُ، وَلِذَا قَالَ الْقُهُسْتَانِيُّ: جَازَ وَأَمْضَاهُ الْقَاضِي، خِلَافًا لِمَا فَهِمَهُ أَبُو السُّعُودِ مِنْ أَنَّهُ لَا يَنْفُذُ مَا لَمْ يُجِزْهُ الْقَاضِي

(کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع 6/ 400،399 ط سعید)

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب

دارالافتاء
مدرسہ عارف العلوم رجسٹرڈ کراچی پاکستان